39211 ـ بنك میں رقم رکھنی اور کیا ہاسپٹل کی تعمیر زکاۃ کے مصاریف میں سے ہے؟

سوال

جس کے پاس کسی بنك یا توفیر بك میں کچھ رقم رکھی ہو اور اس کی سالانہ زکاۃ بھی ادا کی جاتی ہو تو کیا فائدہ کے سبب یہ مال مشکوك ہو گا؟

اور زکاۃ نکالنے کے متعلق سوال یہ ہے کہ کیا مال کا کچھ حصہ ہاسپٹل یا یتیم خانہ بنانے کے لیے دیا جا سکتا ہے (کسی خاص ادارے کے اکاؤنٹ میں مال جمع کروا کرنے کے ذریعہ) یا کہ مال ہاتھوں میں دینا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سودی بنکوں میں رقم رکھنی اور اس پر سود لینا اور فائدے کانام دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اور اس مال کی زکاۃ ادا کرنے سے صاحب مال کو گناہ سے نہیں بچاتی .

آپ سوال نمبر (22339) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں سود کی حرمت کا بیان ہے.

اور اسی طرح سوال نمبر (181) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں، کیونکہ اس میں سودی بنکوں کےاندر مال رکھنے کی حرمت بیان کی گئی ہے.

دوم:

اور رہا مسئلہ زکاۃ کے مصاریف کاتو یتیم خانہ اور ہاسپٹل بنانے کے لیے زکاۃ دینا جائز نہیں، نہ تو ہاتھوں ہاتھ اور نہ ہی کسی واسطہ کے ذریعہ، کیونکہ زکاۃ کے مصرف محصورہ اور مقرر کردہ ہیں ان سے زیادہ کرنا جائز نہیں.

اللہ تعالی نے زکاۃ کےمصاریف مندرجہ ذیل فرمان میں بیان فرمائے ہیں:

صدقے (زکاۃ) صرف فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے، اور تالیف قلب کے لیے، اور گردن آزاد کرانے کےلیے اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کے لیے

التوبۃ (60).

اور زکاۃ کے ان مصاریف کی تفصیل اور وضاحت ہم نے سوال نمبر (6977) کے جواب میں کی ہے اس کا مطالعہ کر لیں.

اور ہم نے سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات میں مساجد اور مدارس کی تعمیر اور اسی طرح قرآن مجید کی طباعت کے لیے زکاۃ دینی جائز نہیں تفصیل سے بیان کیا ہے لہذا آپ ان سوالات کے جوابات دیکھیں.

لیکن اگر اس زکاۃ کو یتیم خانہ میں اس لیے لگایا جارہا ہو کہ اس سے یتیم فقراء پر خرچ کیا جائے گا تو پھر اگر یتیم فقراء ہوں تو جائز ہے.

اور افضل اور بہتر یہ ہے کہ زکاۃ دینے والا خود زکاۃ کو خود صرف کرے تا کہ اسے علم ہو کہ اس نےزکاۃ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق صرف کی ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ مستحق افراد کی تحدید میں کوشش کریں.

واللہ اعلم .